محمد عثمان حیدر

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تاریخ کی مظلوم شخصیت

امیر المؤمنین خلیفۂ راشد جلیل القدر صحابی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عالمِ اسلام کی ان چند گنی چنی ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کے احسانات سے یہ امت مسلمہ سبکدوش نہیں ہوگی۔ آپ ان چند کبار صحابہ میں سے ہیں جن کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلسل حاضری اور حق تعالیٰ کی جانب سے نازل شدہ وحی کو لکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

پھر آپ اسلامی دنیا کی وہ مظلوم ہستی ہیں جن کی خوبیوں اور ذاتی محاسن اور کمالات کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا بلکہ ان کو چھپانے کی پیہم کوششیں کی گئیں۔ آپ پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے آپ کے متعلق ایسی باتیں گھڑی گئیں اور ان کو پھیلایا گیا، جن کا کسی عام صحابی سے تو درکنار کسی ایک شریف انسان میں پایا جانا مشکل ہے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف جس شد و مد کے ساتھ پروپیگنڈے کا طوفان کھڑا کیا گیا اس کی وجہ سے آپ کا وہ حسین کردار نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض و صحبت نے پیدا کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج دنیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بس جنگ صفین کے قائد کی حیثیت سے جانتی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لیے آئے تھے، لیکن وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر تھے جنہوں نے کئی سال تک آپ کے لیے کتابتِ وحی کے نازک فرائض سرانجام دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے علم و عمل کے لیے بہترین دعائیں لیں۔ جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے خلیفہ کے زمانہ میں اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا، جنہوں نے تاریخِ اسلام میں سب سے پہلا بحری بیڑہ تیار کیا اپنی بہترین عمر کا حصہ رومی عیسائیوں کے خلاف جہاد میں گزارا اور ہر بار ان کے دانت کھٹے کیے۔ ۶۵ لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت کی۔ ۲۰ سال گورنر رہے اور ۱۹ سال خلافت قائم رہی۔ آج دنیا ان کو فراموش کر چکی ہے۔ لوگ یہ جانتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وہ ہیں جن کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ ہوئی تھی لیکن قبرص، روڈس، صقلیہ اور سوڈان جیسے اہم ممالک کس نے فتح کیے؟ سالہا سال کے باہمی خلفشار کے بعد عالمِ اسلام کو پھر ایک جھنڈے تلے کس نے متحد کیا؟ جہاد کا جو فریضہ تقریباً متروک ہو چکا تھا۔ اسے از سرِ نو کس نے زندہ کیا؟ اور اپنے عہدِ حکومت میں نئے حالات کے مطابق شجاعت اور جواں مردی، علم و عمل، علم و بردباری، امانت و دیانت میں نظم و ضبط کی بہترین مثالیں کس نے قائم کیں؟

یہ ساری باتیں وہ ہیں جو پروپیگنڈے کی غلیظ تہوں میں چھپ کر رہ گئی ہیں۔ اس مضمون میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے انہیں حسین پہلوؤں کو سامنے لانا مقصود ہے۔ یہ آپ کی مکمل سیرت نہیں بلکہ آپ کی سیرت کے وہ گوشے ہیں جو تاریخ کے ملبہ میں دب کر آج نگاہوں سے بالکل اوجھل ہو رہے ہیں۔ اور ان کے مطالعہ سے حضرت

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کردار کی ایک ایسی تصویر سامنے آتی ہے جو ہر لحاظ سے دلکش ہی دلکش ہے۔ امید ہے قارئین اس تصویر میں تاریخ اسلام میں اس عظیم کردار کی ایک دلآویز جھلک دیکھ سکیں گے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معتمد ترین اصحاب میں شامل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کتابت وحی کے لیے مامور فرمایا تھا۔ چنانچہ جو وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی اسے قلم بند فرماتے۔ جو خطوط و فرامین سرکار دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جاری ہوتے انہیں بھی تحریر فرماتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین میں سب سے زیادہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر رہے اور ان کے بعد دوسرا درجہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تھا۔ یہ دونوں حضرات دن رات آپ کی خدمت میں لگے رہتے اس کے سوا کوئی اور کام نہ کرتے تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار دعا فرمائی حدیث کی مشہور کتاب جامع الترمذی میں ہے ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ دعا دی اور فرمایا:

" اللھم اجعلہ ھادیا و مھدیا واھدبہ"

''اے اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیجئے اور اس کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دیجئے۔''

(جامع ترمذی ص ۲۴۷، جلد دوم)

اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دعا دی اور فرمایا:

اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب

''اے اللہ معاویہ کو حساب کتاب سکھا اور اس کو عذاب جہنم سے بچا۔''

(ابن عبدالبر ''الاستیعاب تحت الاصابہ ص ۳۸۱، ج ۳)

مشہور صحابی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اللھم علمہ الکتاب ومکن لہ فی البلاد وقہ العذاب.

''اے اللہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کتاب سکھا دے اور شہروں میں اس کو حکومت عطا فرما اور اس کو عذاب سے بچا۔''

(مجمع الزوائد منبع الفوائد ص ۳۵۶ ج ۹)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خود بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے وضو کا پانی لے کر گیا آپ نے پانی سے وضو فرمایا اور وضو کرنے کے بعد میری طرف دیکھا اور فرمایا اے معاویہ اگر تمہارے سپرد امارت کی جائے (اور تمہیں امیر بنا جائے) تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور تم انصاف کرنا (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۲۳) اور بعض روایات میں ہے کہ

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھا کام کرے اس کی طرف توجہ کر اور مہربانی کر؟ اور جو کوئی برا کام کرے اس سے درگزر کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کے بعد خیال لگا رہا ہے کہ مجھے اس کام میں ضرور آزمایا جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا مجھے امیر بنایا گیا۔ اس روایت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ نبوی ﷺ میں کیا مرتبہ حاصل تھا؟ اور آپ ﷺ ان سے کتنی محبت فرماتے تھے نیز ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور حضرت امیر معاویہ کو اپنے پیچھے بٹھایا تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ (رضی اللہ عنہ)! تمہارے جسم کا کونسا حصہ میرے جسم کے ساتھ مل رہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرا پیٹ اور میرا سینہ آپ کے جسم مبارک کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے دعا دی: **اَللّٰھُمَّ املاہ علماً**: اے اللہ اس کو علم سے بھر دے۔ حافظ ذہبی تاریخ اسلام ص ۳۱۹ جلد دوم'' یہ تو ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی نظر میں۔ صحابہ کے تو بے شمار اقوال ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: آپ نے فرمایا اے لوگو تم میرے بعد آپس میں فرقہ بندی سے بچنا اور اگر تم نے ایسا کیا تو سمجھ رکھو کہ معاویہ شام میں موجود ہے (الاصابہ، ابن حجر، ص ۴۱۴ ج ۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک فقہی مسئلے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی گئی۔ آپ نے فرمایا: **انہ قد صحب رسول اللّٰہ** ﷺ (کہ معاویہ نے حضور ﷺ کی صحبت کا شرف اٹھایا ہے) اس لیے ان پر اعتراض نہ کیا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید برداشت نہ فرماتے تھے اور ان کے مقام سے بخوبی واقف تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ۲۲؍رجب ۶۰ھ مطابق اپریل ۶۸۰ء ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (الاستیعاب ج ا ص ۲۶۲)

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون .

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

30 نومبر 2006ء
جمعرات بعد نماز مغرب

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961